بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم

تالیف
حافظ زبیر علی زئی

مکتبۃ الحدیث

دیوبندی حضرات اہلِ سنت نہیں ہیں

الحمدللہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الأمین ، أما بعد :

دیوبندی ''علماء'' اپنے بارے میں یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ وہ اہل سنت ہیں اور حنفیت کے ٹھیکیدار ہیں حالانکہ متعدد دلائل و براہین سے ثابت ہے کہ دیوبندی حضرات نہ تو اہل سنت ہیں اور نہ حنفی ہیں بلکہ انگریزوں کے دور میں پیدا شدہ ایک جدید فرقہ ہیں جسے فرقہ دیوبندیہ کہتے ہیں۔ اس فرقے کی متعدد شاخیں ہیں مثلاً مماتی دیوبندی، حیاتی دیوبندی، غلام خانی دیوبندی، پنج پیری دیوبندی، اشاعتی دیوبندی، تبلیغی دیوبندی، جھنگوی دیوبندی اور فضلی دیوبندی وغیرہ۔

دیوبندیوں کے اہل سنت اور حنفی نہ ہونے کی چند بنیادی وجوہ درج ذیل ہیں:

① اللہ اور رسول کی گستاخیاں
② سلف صالحین کی گستاخیاں
③ شرکیہ اور کفریہ عقائد
④ اکابر پرستی اور اس میں غلو
⑤ کتاب وسنت سے انکار
⑥ علماء دیوبند کی اندھی تقلید
⑦ وحدت الوجود کا پرچار
⑧ انگریز دوستی
⑨ ہندو دوستی
⑩ ختم نبوت کا انکار

اب ان وجوہ کا تعارف اور بعض دلائل پیش خدمت ہیں:

دیوبندی حضرات اور اللہ ورسول کی گستاخیاں

دیوبندی حضرات اپنی تحریروں میں واضح طور پر اللہ اور رسول کی گستاخیوں کے مرتکب ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذاتِ اقدس کے بارے میں دیوبندیوں کی چند گستاخیاں انھیں کی لکھی ہوئی کتابوں سے باحوالہ درج ذیل ہیں:

۱) عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنے ''امام ربانی'' رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھا ہے:

''جس زمانہ میں مسئلہ امکان کذب پر آپ کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا ہے سائیں توکل شاہ صاحب انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے امام ربانی قدس سرہ کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقب رہ کر مُنہ اُوپر اُٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے: لوگو تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔'' (تذکرۃ الرشید ج۲ص۳۲۲)

رشید احمد گنگوہی نے کہا: ''الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ وعید فرمایا ہے اس کے خلاف پر قادر ہے اگرچہ وقوع اس کا نہ ہو امکان کو وقوع لازم نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ کوئی شے ممکن بالذات ہو اور کسی وجہ خارجی سے اس کو استحالہ لاحق ہوا ہو۔'' (تالیفاتِ رشیدیہ ص۹۸)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتے تھے۔ امکان کہتے ہیں ممکن ہونا اور کذب جھوٹ کو کہتے ہیں، یعنی دیوبندیوں کے نزدیک اس بات کا امکان ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ معاذ اللہ

☆ تنبیہ: امکانِ کذبِ باری تعالیٰ کا عقیدہ سراسر کفر اور دربارِ الٰہی کی گستاخی ہے۔

۲) حاجی امداد اللہ (دیوبندیوں کے روحانی بزرگ اور سید الطائفہ) نے لکھا ہے:

''اور اس کے بعد اس کو ہو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں۔'' (کلیات امدادیہ ص۱۸)

۳) رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے:

''یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے جھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں، تیرا ہی ظل ہے، تیرا ہی وجود ہے۔ میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں، اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ.....''

(فضائل صدقات ص ۵۵۶ ومکاتیب رشیدیہ ص ۱۰)

۴) نانوتوی، گنگوہی اور تھانوی کے پیر حاجی امداد اللہ نے لکھا ہے:

''اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہونچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں۔''

(کلیات امدادیہ/ ضیاء القلوب ص ۳۵، ۳۶)

☆ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں دیوبندیوں کی گستاخیاں درج ذیل ہیں:

۱: اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علمِ غیب کا حکم کیا جانا اگر بقولِ زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے۔'' (حفظ الایمان ص ۱۳، دوسرا نسخہ ص ۱۱۶ نیز دیکھئے الشہاب الثاقب ص ۹۸)

حسین احمد مدنی دیوبندی نے لکھا ہے: ''لفظ ایسا تو کلمہ تشبیہ ہے'' (الشہاب الثاقب ص ۱۰۳)

معلوم ہوا کہ اشرفعلی تھانوی نے نبی ﷺ کے علم کو پاگلوں اور جانوروں سے تشبیہ دے دی ہے۔!

۲: ایک صحیح حدیث کا مذاق اڑاتے ہوئے، نبی کریم ﷺ کے بارے میں امین اوکاڑوی دیوبندی لکھتا ہے:

''لیکن آپؐ نماز پڑھاتے رہے اور کتیا سامنے کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی۔''

(غیر مقلدین کی غیر مستند نماز ص ۴۳ مجموعہ رسائل ج ۳ ص ۳۵۰ حوالہ نمبر ۱۹۸ و تجلیات صفدر ج ۵ ص ۴۸۸)

یاد رہے کہ یہ طویل عبارت کاتب کی غلطی نہیں ہے اور ماسٹر امین کے دستخطوں والی

کتاب تجلیات صفدر میں اس کے مرنے کے بعد بھی شائع ہوئی ہے۔

۳: دیوبندی تبلیغی جماعت کے بانی محمد الیاس نے اپنے خط میں لکھا ہے:

''اگر اور حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیا بھی کتنی کوشش کرلیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔'' (مکاتیب شاہ محمد الیاس ص ۱۰۶، ۱۰۷ دوسرا نسخہ ص ۱۰۷)

۴: نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ سری نماز (یعنی ظہر وعصر) میں بعض اوقات ایک دو آیتیں جہراً پڑھ دیتے تھے۔

دیکھئے صحیح البخاری (ح ۷۵۹، ۷۶۲، ۷۷۶، ۷۷۸، ۷۷۹) وصحیح مسلم (ح ۴۵۱)

چونکہ یہ حدیث دیوبندی مذہب کے خلاف ہے لہٰذا اس پر تبصرہ کرتے ہوئے اشرفعلی تھانوی نے کہا:

''اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق وشوق کی حالت غالب ہوتی تھی جس میں یہ جہر واقع ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے۔'' (تقریر ترمذی از تھانوی ص ۷۱)

سلف صالحین کی گستاخیاں

۱: مشہور جلیل القدر صحابی سیدنا عبادہ بن الصامت البدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسین احمد مدنی ٹانڈوی گاندھوی کہتے ہیں: ''اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں۔'' (توضیح الترمذی ج ۱ ص ۴۳۶، نیز دیکھئے ص ۴۳۷)

۲: زکریا کاندھلوی تبلیغی دیوبندی نے کہا:

''ان محدثین کا ظلم سنو!'' (تقریر بخاری جلد سوم ص ۱۰۴)

۳: مصنف ابن ابی شیبہ (۳۵۱/۱ ح ۳۵۲۴) کی ایک (ضعیف سند والی) روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے محمد امین اوکاڑوی لکھتا ہے: ''اگر تو آج اس طرح ٹخنے ملائے تو دیکھے گا کہ یہ

لوگ (صحابہ وتابعین) بدکے ہوئے خچروں کی طرح بھاگیں گے۔''

(حاشیہ امین اوکاڑوی علی تفہیم البخاری ج ۱ ص ۳۷۰ ، حاشیہ نمبر۲)

بریکٹ والے الفاظ اوکاڑوی ہی کے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بدکے ہوئے خچروں سے تشبیہ دینا اوکاڑوی دیوبندی جیسے لوگوں کا ہی کام ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ضعیف حدیث میں بدکے ہوئے خچر اُن مجہول ومنکرین حدیث قسم کے لوگوں کو کہا گیا ہے جو قطعاً اور یقیناً صحابہ کرام ہرگز نہیں تھے، صحابۂ کرام تو قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملاتے تھے۔ دیکھئے صحیح بخاری (کتاب الاذان باب الزاق المنکب بالمنکب ... ح ۷۲۵)

۴: رفع یدین کی مخالفت کرتے ہوئے قاری چمن محمد دیوبندی غلام خانی نے کہا:

''ابن عمر بچے تھے وائل بن حجر مسافر تھے غیر مقلدین یا تو مسافروں کی یا بچوں کی روایت پیش کرتے ہیں۔'' (ماہنامہ الدین، کامرہ کینٹ ج ا شمارہ: ۲، اکتوبر ۲۰۰۰ء ص ۲۷)

ان دونوں جلیل القدر صحابیوں کا ایسی حقارت سے ذکر کرنا دیوبندیوں کا ہی کام ہے۔

شرکیہ اور کفریہ عقائد

ا: حاجی امداد اللہ نے اپنے پیر نور محمد جھنجھانوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''آسرا دنیا میں ہے ازبس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا''

(شمائم امدادیہ ص ۸۳، ۸۴ وامداد المشتاق ص ۱۱۶ فقرہ: ۲۸۸، دوسرا نسخہ ص ۱۲۱، ۱۲۲)

۲: اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''میں (راوی ملفوظات) حضرت کی خدمت میں غذائے روح کا وہ سبق جو حضرت

شاہ نور محمد صاحب کی شان میں ہے، سنا رہا تھا۔ جب اثر مزار شریف کا بیان آیا آپ نے فرمایا کہ میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا بعد انتقال حضرت کے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان اور روٹیوں کو محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں زیارت مزار کو گیا وہ شخص بھی حاضر تھا اس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا کہ مجھے ہر روز وظیفہ پائیں قبر سے ملا کرتا ہے (حاشیہ) قولہ: وظیفہ مقررہ، اقول: یہ منجملہ کرامات کے ہے ۱۲۔" (امداد المشتاق ص ۱۱۷ فقرہ: ۲۹۰، دوسرا نسخہ ص ۱۲۳)

۳: حاجی امداد اللہ نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لکھا ہے:

"یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا فریاد ہے"

(کلیات امدادیہ ص ۹۰، ۹۱)

۴: اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

"دستگیری کیجئے میرے نبی
کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبداللہ زمانہ ہے خلاف
اے مرے مولا خبر لیجئے مری"

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ص ۱۹۴)

اکابر پرستی اور اس میں غلو

۱) محمد الیاس دیوبندی تبلیغی کی نانی کے بارے میں دیوبندی حضرات نے لکھا ہے کہ

''جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب وغریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔''

(تذکرہ مشائخ دیوبند، حاشیہ ص ۹۶، تصنیف: عزیز الرحمٰن)

اسی پاخانے کے بارے میں عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی نے لکھا ہے:

''پوتڑے نکالے گئے جو نیچے رکھ دیئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹتی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد اور عورت تعجب کرتا تھا چنانچہ بغیر دھلوائے ان کو تبرک بنا کر رکھ دیا گیا۔'' (تذکرۃ الخلیل ص ۹۶، ۹۷)

۲) زکریا کاندھلوی تبلیغی دیوبندی نے کہا ہے:

''لیکن مجھ جیسے کم علم کے لئے تو سب اہل حق معتمد علماء کا قول حجت ہے۔''

(کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات ص ۱۳۴)

۳) اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے:

''اور دلیل نہی ہم مقلدوں کے لئے فقہاء کا فتویٰ ہے اور فقہاء کی دلیل تفتیش کرنے کا ہم کو حق حاصل نہیں۔'' (امداد الفتاوی ج ۵ ص ۳۱۳، ۳۱۴)

٤) محمد عثمان نامی کوئی آدمی گزرا ہے، اس کے بارے میں عبدالحمید سواتی دیوبندی نے کسی کتاب فوائد عثمانی سے نقل کیا ہے:

''حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس الفقہاء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقہ فرید العصر وحید الزماں حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' (فیوضات حسینی/تحفہ ابراہیمیہ ص ۶۸)

کتاب وسنت سے انکار

۱) رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''معہذا ہمارا فتویٰ اور عمل قول امام رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہی رہے گا۔اس لئے کہ ہم امام رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لئے قول امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلۂ اربعہ کہ ان سے استدلال وظیفہ مجتہد ہے۔'' (ارشاد القاری ص ۴۱۲)

۲) محمود حسن دیوبندی نے کہا:

''لیکن سوائے امام اور کسی کے قول سے ہم پر حجت قائم کرنا بعید از عقل ہے۔''

(ایضاح الادلہ ص ۲۷۶ طبع قدیم)

۳) انور شاہ کشمیری دیوبندی نے ایک حدیث کو قوی تسلیم کرنے کے بعد، اس کا جواب سوچنے پر دس سال سے زیادہ کا عرصہ لگا دیا۔(دیکھئے فیض الباری ج ۲ ص ۲۷۵ والعرف الشذی ج ۱ ص ۱۰۷ و معارف السنن ج ۴ ص ۲۶۴ و درس ترمذی ج ۲ ص ۲۲۴)

۴) محمود حسن دیوبندی نے محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

'' آپ ہم سے وجوبِ تقلید کی دلیل کے طالب ہیں۔ہم آپ سے وجوب اتباع محمدی ﷺ، وجوب اتباع قرآنی کی سند کے طالب ہیں۔۔''الخ

(تسہیل: ادلہ کاملہ ص ۷۸)

نیچے حاشیے میں سند کا معنی '' دلیل'' لکھا ہوا ہے۔معلوم ہوا کہ بٹالوی صاحب تقلید کا وجوب نہیں مانتے ،اس لئے وہ وجوب کی دلیل مانگ رہے تھے۔دوسری طرف محمود حسن دیوبندی وجوب اتباع محمدی اور وجوب اتباع قرآنی نہیں مانتے ، اس لئے وہ وجوب کی دلیل مانگ رہے تھے۔!

علماء دیوبند کی اندھی تقلید

۱) ''مفتی'' محمد دیوبندی نے لکھا ہے:

''عوام کے لئے دلائل طلب کرنا جائز نہیں۔ نہ آپس میں مسائل شرعیہ پر بحث کرنا جائز ہے بلکہ کسی مستند مفتی سے مسئلہ معلوم کر کے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔''

(اخبار: ضرب مؤمن ج ۳ شمارہ: ۱۵، ۹ تا ۱۵۔ اپریل ۱۹۹۹ء ص ۶ آپ کے مسائل کا حل)

اسی محمد دیوبندی نے لکھا ہے:

''عوام کو علماء سے صرف مسئلہ پوچھنا چاہیئے، مقلد کے لئے اپنے امام کا قول ہی سب سے بڑی دلیل ہے۔'' (ضرب مؤمن ایضاص ۶ کالم نمبر ۲)

۲) زاہد الحسینی حیاتی دیوبندی نے کہا:

''حالانکہ ہر مقلد کے لئے آخری دلیل مجتہد کا قول ہے۔''

(مقدمہ: دفاع امام ابوحنیفہ ص ۲۶)

۳) رشید احمد لدھیانوی دیوبندی نے لکھا ہے:

''رجوع الی الحدیث مقلد کا وظیفہ نہیں۔'' (احسن الفتاویٰ ج ۳ ص ۵۵)

٤) اللہ اور رسول کی گستاخیاں کرنے والے اور شرک وبدعت پھیلانے والے دیوبندی علماء کا اگر کفریہ وشرکیہ حوالہ کسی دیوبندی کو دکھایا جائے تو وہ کبھی ان پر کفر وشرک کا فتویٰ نہیں لگاتا اور اگر کسی بریلوی وغیر دیوبندی کا حوالہ دکھایا جائے تو فوراً فتویٰ لگا دیتا ہے۔

وحدت الوجود کا پرچار

۱) حاجی امداد اللہ نے کہا:

''نکتہ شناسا مسئلہ وحدت الوجود حق وصحیح ہے اس مسئلہ میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔'' (شمائم امدادیہ ص ۳۲ وکلیات امدادیہ ص ۲۱۸)

۲) عبدالحمید سواتی دیوبندی نے کہا:

''علماء دیوبند کے اکابر مولانا محمد قاسم نانوتوی (المتوفی ۱۲۹۷ھ) اور مولانا مدنی (المتوفی ۱۳۷۷ھ) اور دیگر اکابر مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائل تھے۔''